السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے خاندان میں تقرب کے حصول کے لئے اولیائے کرام کی قبروں پر بکریوں کے ذبح کرنے کا رواج ہے۔ میں نے انھیں اس سے روکا لیکن اس سے ان کے عناد میں اور بھی اضافہ ہوگیا۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے ساتھ شرک ہے۔ تو وہ کہنے لگے کہ ہم اللہ کی اسی طرح عبادت کرتے ہیں۔ جس طرح اس کی عبادت کا حق ہے۔ لیکن اگر ہم اولیاء کی زیارت کریں اور اپنی دعاؤں میں اللہ تعالیٰ سے یوں کہیں۔ کہ اپنے فلاں ولی کے طفیل ہمیں شفا عطا فرما یا ہماری فلاں مصیبت دور کردے۔ تو بھلا اس میں گناہ کی کونسی بات ہے۔؟ میں نے کہا ہمارا دین واسطے کا دین نہیں ہے تو وہ کہنے لگے ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو۔۔۔ میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ ایسے لوگوں کے علاج کے لئے آپ کونسا حل بہتر سمجھتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اس بدعت کا کس طرح مقابلہ کروں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتاب وسنت کے دلائل سے یہ معلوم ہوچکا ہے۔ کہ غیر اللہ خواہ اولیاء ہوں یا جن بت ہوں یا دیگر مخلوقات ان کے لئے ذبح کرکے تقرب حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور جاہلیت ومشرکین کے اعمال میں سے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١٦٢ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ... سورة الانعام

''(اے پیغمبر!) آپ کہہ دیں کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا، سب خالص اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلے فرماں بردار ہوں۔''

''نسک'' کا معنی ذبح کرنا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ غیر اللہ کے لئے زبح کرنا بھی اسی طرح اللہ کے ساتھ شرک ہے۔ جس طرح غیر اللہ کے لئے نماز پڑھنا شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ... سورة الكوثر

''(اے محمد! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔''

اس سورہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ رب کے لئے نماز پڑھیں اور اسی کے لئے قربانی کریں جب کہ اس کے برعکس اہل شرک غیر اللہ کو سجدہ کرتے اور غیر اللہ کے نام ذبح کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے کہ:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ٢٣ ... سورة الاسراء

''اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

اور فرمایا:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ ٥ ... سورة البينة

''اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں اور یک سو ہو کر۔۔۔''

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ ذبح کرنا عبادت ہے لہٰذا واجب ہے کہ یہ عبادت بھی صرف اللہ وحدہ کے لئے اخلاص کے ساتھ سرانجام دی جائے۔ صحیح مسلم میں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے۔''

قائل کا جو یہ قول ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے بحق اولیاء یا بجاہ اولیاء یا بحق نبی یا بجاہ نبی سوال کرتا ہوں تو یہ اگرچہ شرک نہیں لیکن جمہور اہل علم کے نزدیک یہ بدعت اور وسائل شرک میں سے ضرور ہے کیونکہ دعا ایک عبادت ہے اور اس کی کیفیت توقیفی امور میں سے ہے اور یہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں جو مخلوق میں سے کسی ایک کے حق یا جاہ کے ساتھ وسیلہ کے جواز پر دلالت کناں ہوں۔ لہٰذا مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ وسیلہ کی کوئی ایسی صورت اختیار کرے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہ دی ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَم لَهُم شُرَكـٰؤُا۟ شَرَعوا لَهُم مِنَ الدّينِ ما لَم يَأذَن بِهِ اللَّهُ ٢١ ... سورة شوریٰ

''کیا ان کے وہ شریک ہیں جنھوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔''

اور محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فھو رد

(صحیح بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود: 2697) صحیح مسلم کتاب الاقضیہ باب نقض الاحکام الباطلۃ۔۔۔ح: 1718)

''جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کی جو اس میں نہ ہو تو وہ مردود ہے''

اس کی صحت متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جسے امام بخاری نے صحیح میں تعلیقا مگر صیغۂ جزم کے ساتھ روایت کیا ہے کہ

من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد

(صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب نقض الاحکام الباطلۃ۔۔۔ح: 1718۔ وصحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب رقم: 20)

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں ہے تو وہ مردود ہے''

رسول اللہ ﷺ کے فرمان ''رد'' کے معنی یہ ہیں کہ اسے کام کرنے والے کے منہ پر دے مارا جائے گا۔ اور ہر گز ہر گز قبول نہ ہو گا۔

لہٰذا اہل اسلام پر واجب ہے کہ صرف اسی کی پابندی کریں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اس سے اجتناب کریں جسے بطور بدعت لوگوں نے ایجاد کیا ہو۔ وسیلہ کی شرعی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات، اس کی توحید، اعمال صالحہ، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ایمان، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور اس طرح کے دیگر نیکی وخیر کے اعمال کا وسیلہ اختیار کیا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلددوم